سوال

(261) کیا جمعہ کی اذان خطبہ سے پندرہ بیس منٹ پہلے دی جا سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ جمعہ میں آتا ہے کہ ''جب تمہیں نمازِ جمعہ کے لئے بلایا جائے تو دوڑ کر آؤ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔'' تو آیا کیا اس آیت کی روشنی میں پہلی اذان خطبہ شروع ہونے سے ۱۵،۲۰ منٹ پہلے دی جا سکتی ہے (یعنی جمعہ کے لئے دو اذانیں) ایک خطیب صاحب فرماتے ہیں کہ صرف ایک اذان ہی دی جائے، لیکن اگر ایک اذان ہی دی جائے تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے، کیونکہ اس آیت سے تو یہی واضح ہو رہا ہے کہ جب حدیث میں حکم ہے کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے آنے والے کے جمعے کا ثواب ملتا ہے۔ (محمد خورشید شاہ، راولپنڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سورۃ جمعہ کی آیتِ کریمہ میں منبری اذان کا بیان ہے۔ پہلی اذان کا نہیں وہ تو خلیفہ ثالث عثمانؓ کے دور میں شروع ہوئی اور یہ ضروری بھی نہیں۔ صرف جواز ہے قرآنی آیت میں وجوب کے وقت کا ذکر ہے۔ اُصولِ فقہ میں قاعدہ مشہور ہے: م الایتم الواجب إلا بہ فھو واجب جس کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے اپنا کاروبار چھوڑ دینا چاہئے تاکہ آدمی منبری اذان کے وقت مسجد میں پہنچ سکے اور حدیث میں جن گھڑیوں کا بیان ہے وہ صرف فضیلت کی گھڑیاں ہیں، وجوب کی نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآنی آیت میں پہلی اذان کی طرف اشارہ تک نہیں اور نہ آج تک کسی مفسر نے اس سے یہ بات سمجھی ہے جو آپ کے ذہن میں ہے۔ اصلاً اذان ایک ہی ہے جس طرح کہ خطیب صاحب نے فرمایا ہے۔ اضافی اذان کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ جواز ہے۔ مزید تفصیل کے لئے سابقہ فتاویٰ کی طرف رجوع کریں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 242